سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ،27۔اکتوبر2021

(یوم الاربعاء،20۔ربیع الاوّل1443ھ)

سترہویں اسمبلی: چھتیسواں اجلاس

جلد 36: شمارہ 2

31

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27۔اکتوبر2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے)آرڈیننسوں کاایوان کی میز پر رکھاجانا

1۔ آرڈیننس(ترمیم) میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2021

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2021ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس(ترمیم)راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی)مسودات قانون کاایوان میں پیش کیاجانا

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)جنرل پراویڈنٹ انویسٹمنٹ فنڈ پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)جنرل پراویڈنٹ انویسٹمنٹ فنڈ پنجاب 2021ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم) پنشن فنڈ پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)پنشن فنڈ پنجاب 2021ایوان میں پیش کریں گے۔

32

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی، سیالکوٹ 2021

ایک وزیر مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی، سیالکوٹ 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودہ قانون پر غور وخوض اوراس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 39 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

(ڈی) عام بحث

1۔ ڈینگی کو کنٹرول کرنے میں غفلت برتنے پر عام بحث

ایک وزیر ڈینگی کو کنٹرول کرنے میں غفلت برتنے پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مہنگائی پر عام بحث

ایک وزیر مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

33

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

بدھ، 27۔اکتوبر2021

(یوم الاربعاء،20۔ربیع الاوّل1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 1بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ① فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ②
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ③ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ④ الَّذِينَ
هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ⑤ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ⑥
وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ⑦

سورۃ الماعون آیات نمبر1 تا7

بھلاتم نے اس شخص کو دیکھاجو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے؟o یہ وہی (بدبخت) ہے، جو یتیم کو دھکے دیتا ہےo اور فقیر کو کھانا کھلانے کے لیے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتاo تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہےo جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیںo جو ریا کاری کرتے ہیںo اور برتنے کی چیزیں وقتی استعمال کے لئے نہیں دیتےo

وما علینا الا البلاغo

رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے   سیاہیاں مجھ میں داغ مجھ میں
جلیں اُسی کے چراغ مجھ میں   اثاثہ قلب و جاں وہی ہے
میرے گناہوں پہ اُس کا پردہ   وہ میرا اِمروز میرا فردا
ضمیر پر حاشیے اُسی کے   شعور بھی اُس کا وضع کردہ
وہ میرا ایماں، میرا تیقن   وہ میرا پیمانۂ تمدن
وہ میرا معیارِ زندگی ہے   میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے
وہ میری منزل بھی ہمسفر بھی   وہ سامنے بھی پسِ نظر بھی
وہی مجھے دُور سے پکارے   اُسی کی پرچھائی روح پر بھی
وہ رنگ میرا وہ میری خوشبو   میں اُس کی مٹھی کا ایک جگنو
وہ میرے اندر کی روشنی ہے   میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے
اُسی کے قدموں میں راہ میری   اُسی کی پیاسی ہے چاہ میری
اُسی کی مجرم میری خطائیں   اُسی کی رحمت گواہ میری
اُسی کا غم مجھ کو ساتھ رکھے   وہی میرے دِل پہ ہاتھ رکھے
وہ درد بھی ہے سکون بھی ہے   میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو مؤخر ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک کے حوالے سے سوالات ہیں۔راجہ صاحب! کیامنسٹر صاحب موجود ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں وہ جواب دیں گے۔

جناب سپیکر:راجہ صاحب! میرے خیال میں منسٹر صاحب کو خود آناچاہئے اس لئے وقفہ سوالات کوpending کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی،جناب سپیکر!ٹھیک ہے اس کوpending فرمادیں۔

جناب سپیکر: کیا سیکرٹری خوراک موجود ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی،جناب سپیکر! سیکرٹری خوراک موجود ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو ٹھیک ہے پر جواب تو منسٹر صاحب نے دینے ہوتے ہیں ان کا موجود ہونا ضروری ہے۔پارلیمانی سیکرٹری تو مجھے نظر آرہے ہیں وہ بیٹھے ہیں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا جواب صرف منسٹر صاحب ہی دے سکتے ہیں۔منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لہٰذا وقفہ سوالات کو ہمpending کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے وقفہ سوالات کو وزیر خوراک
کی عدم موجودگی کی بناء پر مؤخر کر دیا)

بحث

مہنگائی پر عام بحث

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب اپوزیشن کی طرف سے request آئی ہے کہ پہلے حمزہ شہباز صاحب! کو بات کرنے کا موقع دیا جائے اور اس کے بعد Government Business کو رکھا جائے اور پھر میاں محمد اسلم اقبال ان کی بات کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے وہ بات کر لیں ہم ان کی بات کو سنیں گے لیکن normally ہوتا یہ ہے کہ جب Leader of the Opposition بات کر لیتے ہیں تو اس کے بعد opposition چلی جاتی ہے اور کورم پوائنٹ آؤٹ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ ایسا نہیں کریں گے اور parliamentary norms کے مطابق ہمیں بھی سنیں گے اور اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں گے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! میرا نہیں خیال کہ یہ ایسا ہی کریں گے۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ میں کوئی اور بات تو نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ لاء منسٹر صاحب نے legislation کی بات کی تو میں ان کو بتا دوں کہ یہ اجلاس ہماری requisition پر تھا اور میں یہاں رولز کی بات نہیں کر رہا۔ اس وقت مہنگائی کے حوالے سے، ڈینگی کے حوالے سے ہم نے یہ requisition دی تھی تو بہتر ہوتا کہ اس دن حکومت اپنا legislation کے حوالے سے کسی قسم کا business نہ لے کر آتی۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ایسی کوئی بات نہیں ہے کوئی business نہیں ہے صرف ordinances lay ہونے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!میری گزارش سن لیں،ordinance lay کرنا بھی تو legislationکا ایک حصہ ہی ہے۔میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ یہ اپنا اجلاس بلائیں اور اس میں حکومت کاbusinessرکھ لیں۔

جناب سپیکر: Leader of the Oppositionکی تقریر کو ہم سب سنیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ کارروائی کو بھی چلنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان :جناب سپیکر!آپ کے علم میں ہے کہ تین سال ہو گئے ہیں ہم اسlegislationکا حصہ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی نہیں پھر کیا ہوا اب آپLeader of the Oppositionکو زیادہ ٹائم دیں۔اب میں حمزہ شہباز شریف کو دعوت دینے سے پہلے یہ بات کہوں گا کہ جب Leader of the Oppositionتقریر کریں گے تو کوئیcross talkبھی نہیں ہونی چاہئے اور آپ سب نے کوئی شور بھی نہیں کرنا کیونکہ ہم نے بڑی مشکل سے یہtradition developکیا ہے اور اس کا نقصان نہیں ہونا چاہئے۔اس لئے آپ سب پوری بات سن لیں اور پھر اس کا جواب میاں اسلم اقبال دیں گے۔جی،حمزہ شہباز شریف!

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔پیشتر اس کے کہ میں موضوع پر بات کروں۔ہمارے بزرگ ممبر نشاط احمد خان ڈاہا صاحب وفات پا گئے تھے اور کل اس وجہ سے اجلاس ملتوی ہوا۔اللہ تعالیٰ ان کو اور جتنے بھی ممبران وفات پا گئے ہیں ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

جناب سپیکر! آج کے اجلاس کی غرض وغایت پر بات کروں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے 27-اکتوبر 1947 کو بھارت نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ جمایا تھا اس پر بات کی جائے۔اس ہاؤس میں میرے دائیں اور بائیں طرف جتنے بھی ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے دل کشمیریوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ہم بھارت کو آج کے دن یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ جب کشمیریوں کا ناحق خون بہنے کا معاملہ آتا

ہے، آرٹیکل۔370 کا معاملہ آتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو جیل بنادیا گیا۔اس ایوان میں حکومتی بنچ ہوں یا اپوزیشن کے بنچ ہوں ہمارے دل کشمیریوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ظلم و جبر کی داستان جو کئی دہائیوں پر پھیلی ہوئی ہے ماؤں کے بچے شہید ہوئے، Pellet Guns سے بچوں، بزرگوں اور نوجوانوں کی آنکھیں ضائع ہوئیں۔ یہاں پر میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سیاسی point scoring اپنی جگہ پر ہے لیکن کشمیر پر پچھلے تین سالوں سے اب اس حکومت کا چوتھا سال چل رہا ہے۔ مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے کہ جب عمران احمد نیازی صاحب امریکہ یاترہ سے واپس آئے تو انہوں نے بیان دیا کہ مجھے آج بڑی خوشی ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں نے ورلڈ کپ جیتا ہے۔ اس کے چند دن بعد آرٹیکل۔370 کا نفاذ ہوا اور مقبوضہ کشمیر جیل بن گیا۔ ان کا مختلف forums پر جا کر کشمیر کا مدعا بیان کرنے سے بات نہیں بنتی۔ آپ کو ایک affective diplomacy کرنی چاہئے۔ آپ کے جو UN Security Council میں دوست تھے، جو آپ کے ووٹ تھے وہ بھی آج آپ کے ساتھ نہیں ہیں۔ دنیا دیکھ رہی ہے اور پاکستانی قوم دیکھ رہی ہے کہ آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟ میں بڑی تکلیف سے کہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ "Beggars can't be choosers" جو دنیا سے بھیک مانگتے ہیں تو ان کی کہاں پر عزت ہوتی ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر کس کس بات کا ذکر کروں۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا انہی کے لیڈر کہا کرتے تھے کہ میں IMF کے پاس جانے سے پہلے خودکشی کر لوں گا، پھر کون IMF کے پاس گیا؟ میں نے پچھلے بجٹ اجلاس میں آپ سے گزارش کی تھی۔ اب میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ معیشت کی سمت کیا ہے؟ انہوں نے پہلا سال ضائع کر دیا کہ ہم نے IMF کے پاس نہیں جانا۔ انہوں نے ایک وزیر خزانہ تعینات کیا، دوسرا اور پھر تیسرا وزیر خزانہ تعینات کیا۔ اس کے بعد IMF سے بات کئے بغیر تمام شرائط پوری کر دیں اور پھر IMF کے پاس چلے گئے۔

جناب سپیکر! آپ کا ایک rich political experience ہے۔ کیا ملک اس طرح چلا کرتے ہیں؟ انہوں نے اس ملک کو مذاق بنا دیا ہے۔ انہوں نے ملک کو اقوام عالم کے سامنے مذاق بنا دیا ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے موصوف فرماتے ہیں کہ کرونا کی وجہ سے معیشت بیٹھ گئی ہے۔ میرے بھائی! خدا کا خوف کرو۔ یہ مہنگائی کا طوفان تو کرونا آنے سے پہلے کا تھا۔ آپ کرونا سے پہلے کی بات کو چھوڑ دیں۔ آج جبکہ آپ

کا ہفتہ وار inflation rate 14.48 percent ہے اور آپ کے پڑوسی ملک ہندوستان میں مہنگائی کم ہو رہی ہے وہاں پر inflation rate 4.3 percent ہے، بنگلہ دیش میں 5.5 اور سری لنکا میں 5.7percent ہے۔ ان کا چار سال سے جھوٹ، انتقام اور الزام تراشی کا گھورکھ دھندہ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ یہ ملک کب تک اس طرح چلے گا اور کب تک لوگ ان کے بھاشن سنیں گے؟ وزراء کا ٹولہ آجاتا ہے اور پریس کانفرنس کر کے چلا جاتا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ کوئی بیمار ہوتا ہے، کوئی زخمی ہوتا ہے تو پھر اس کے زخموں پر مرہم رکھی جاتی ہے اور اس کی دلجوئی کی جاتی ہے۔ ہم آج دیکھیں کہ ہر گھر میں فاقوں نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا علاج نہیں کرانا ہم اپنے بچوں کا پیٹ پالنا چاہتے ہیں۔ وہ بچے جو رات کو بھوک سے بلکتے ہیں ان کی چیخوں سے ہم جی نہیں سکتے۔ یہاں مزدور، غریب اور ریڑھی بان روز جیتا اور روز مرتا ہے۔ کسی کی ماں بیمار ہے اور ادویات کی قیمتیں تین سے پانچ سو فیصد تک بڑھ چکی ہیں۔ انہوں نے تین سالوں میں ادویات کی قیمتیں بارہ مرتبہ بڑھائی ہیں جس کی وجہ سے آج لوگ علاج نہیں کرا سکتے۔ ان کے وفاقی وزراء آ کر کہتے ہیں کہ قوم کی خاطر روٹی آدھی کھا لو۔ یہاں مہنگائی نہیں ہے اور پٹرول تو پوری دنیا میں مہنگا ہو رہا ہے ہم کیا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا ظلم نہیں ہو سکتا۔ اس ہال میں اور لابیوں میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا آج پاکستانی قوم مہنگائی سے بلک نہیں رہی، کیا آج لوگوں کی دو وقت کی روٹی پوری ہو رہی ہے؟ کل کے اخبار میں رپورٹ ہے کہ تین سالوں میں 70 سال کا ریکارڈ اس قاتل مہنگائی نے توڑ دیا ہے۔ یہ ریاست مدینہ کے دعویدار بنتے ہیں اور لوگ مہنگائی سے رو رہے ہیں۔ ان کو توفیق نہیں ہوتی کہ لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا growth rate 4 percent ہوگا۔ اس کے بعد IMF اور World Bank نے negate کرنا شروع کر دیا۔ یہ گورکھ دھندہ آج سے نہیں چل رہا انہوں نے ہر سال جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے پہلے سال جھوٹ بولا IMF نے negate کیا، دوسرے اور تیسرے سال جھوٹ بولا عالمی اداروں نے negate کیا۔ آپ تقابلی جائزہ لیتے ہیں لیکن آپ کے لیڈر کی طرح ہم بغیر سوچے سمجھے کوئی بات نہیں کرتے۔ مجھے بتائیں کہ آج پوری دنیا کرونا سے لڑ رہی ہے اور کرونا کی first, second and third wave آئی ہے۔ یہاں پر یہ کہہ رہے ہیں کہ 4 فیصد growth rate ہوگا جبکہ عالمی ادارے کہتے ہیں کہ 3.4 فیصد سے اوپر

growth rate بہت مشکل ہے۔ ہندوستان کا projected growth rate اس وقت 8.3 فیصد ہے، بنگلہ دیش کا 6.7 فیصد ہے اور سری لنکا میں 5.7 فیصد ہے لہٰذا ہر چیز میں یہ کیوں دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں؟ پٹرول کی بات کریں تو یہ کہتے ہیں کہ جب دنیا میں پٹرول مہنگا ہو گیا ہے تو ہم کیا کریں لہٰذا عوام کو بھگتنا پڑے گا۔ میرے دوستو! آج تیل 85 ڈالر کا ہے لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ 2014 میں تیل 115 ڈالر کا تھا تب پٹرول کا ریٹ 105 روپے تھا اور آج 138 روپے کا ہے آخر ظلم کی بھی انتہا ہوتی ہے۔ انہوں نے صرف چار ماہ میں پٹرول کی قیمت 29 روپے بڑھائی ہے۔ اسی طرح 2017 میں ڈیزل 78 روپے فی لیٹر تھا لیکن آج 134 روپے کا ہے یعنی چار ماہ میں ڈیزل کی قیمت 23 روپے بڑھی ہے۔ اس سے بڑھ کر بے حسی اور ظلم کیا ہو گا کہ پیارے نبی ﷺ کا جشن مناتے ہیں اور اس سے دو دن پہلے دس روپے پٹرول کا ریٹ بڑھا دیتے ہیں لہٰذا یہ کون سی ریاستِ مدینہ کی بات کرتے ہیں اور کیا ریاستِ مدینہ ایسے چلتی تھی؟ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! محترمہ کو سمجھائیں، وہ غلط بات کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں ایسی کوئی بات نہیں ہو رہی۔ آپ قائد حزب اختلاف کو disturb نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایک کروڑ نوکریاں دیں گے لیکن یہاں پر تو لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں اور یہ میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ professional services اور ان کی اپنی حکومت کے ریکارڈ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں۔ یہ کہتے تھے کہ ہم پچاس لاکھ گھر دیں گے لیکن آج لوگ اپنے گھروں کو بیچ کر اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں، علاج کروا رہے ہیں، اپنی بیمار ماں کی دوائیاں پوری کر رہے ہیں اور بجلی کے بل جو قیامت کی طرح گھروں پر گرتے ہیں ان کو ادا کر رہے ہیں۔ اِن کا چوتھا سال ہے اس لئے کچھ خدا کا خوف کریں۔

جناب سپیکر! میں آج سیاسی point scoring نہیں کر رہا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہاں ہاؤس میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے نبی ﷺ کا نام لکھا ہے اس لئے میں نے اپنے ممبران، اپنی جماعت اور کارکنوں سے کہا کہ اس وقت خدا کی مخلوق دو وقت کی روٹی سے تنگ آئی ہوئی ہے، فاقوں نے گھروں میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں، مایوسی اور depression ہے لہٰذا اگر

آج ہم اللہ کی مخلوق کی آواز نہ بنیں تو اللہ بھی ہم سب سے ناراض ہو گا۔ میں آج پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی اسمبلی کے فورم پر کہنا چاہتا ہوں کہ سیاست بعد کی بات ہے لیکن ہم سڑکوں اور چوراہوں پر عوام کے ساتھ مل کر اِنشاءاللہ تعالیٰ اس قاتل مہنگائی اور ان کے خلاف پوری جنگ کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجلی کے اوپر ان کے وزراء عوام کو طوطا مینا کی کہانی سناتے ہیں کہ ہم گردشی قرضے ختم کر دیں گے اور اتنا ادا کر دیا ہے لیکن دو دن بعد ساری باتیں جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوتی ہیں۔ کہاں ہیں اِن کے وفاقی وزراء جو لوگوں سے اسمبلی کے floor پر جھوٹ بولتے ہیں۔ ان تین سالوں میں گردشی قرضہ 1128۔ارب روپے بڑھ گیا ہے یعنی actual figure کے حساب سے آج ہمارا 2300۔ارب روپیہ گردشی قرضہ ہے لہٰذا یہ ریکارڈ درست کر لیں۔ میں نے خودکشی کی بات کر دی جو میں شوق سے نہیں کر رہا بلکہ انہی کے لیڈر موصوف نے کنٹینر پر چڑھ کر کہا تھا۔ انہوں نے تین سالوں میں 15 ہزار ارب روپے قرضہ لیا ہے۔ ہماری جماعت نے پانچ سالوں میں جو قرضہ لیا تھا اس کے مقابلے میں انہوں نے تین سال میں 140 فیصد زیادہ قرضہ لیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ بہتر جانتے ہیں کہ چوتھے سال میں حکومت اپنے flagship projects کے منصوبوں کے فیتے کاٹ رہی ہوتی ہے اور political credit لے رہی ہوتی ہے۔ کہیں پر سڑک کا افتتاح اور کسی جگہ پر بڑے منصوبے کا افتتاح ہو رہا ہوتا ہے۔ آپ اِن سے پوچھ لیں کہ جھوٹ، انتقام اور الزام تراشی کے علاوہ کوئی ایک اینٹ بھی لگائی ہے، اگر ایک اینٹ بھی لگائی ہے تو مجھے بتا دیں جبکہ 15 ہزار ارب روپے کا عوام کو مقروض بنا دیا۔ آپ بھی سمجھتے ہیں کہ قرضہ لیا جاتا ہے لیکن وہ productively utilize ہو۔

جناب سپیکر! میں نے اللہ کے فضل سے لاہور ملتان موٹروے پر سفر کیا ہے جس پر لوگ آج کراچی کا سفر کرتے ہیں۔ میرے جنوبی پنجاب کے دوست یہاں بیٹھے ہیں اُن سے پوچھ لیں کہ خانیوال لودھراں روڈ کا پراجیکٹ 24۔ارب روپے سے آٹھ مہینے میں بنا۔ بہاولپور حاصل پور روڈ پہلا روڈ ہے جو ضلع کو تحصیل سے ملاتا ہے۔ آپ خود جا کر دیکھیں کہ ان تین سالوں میں کوئی maintenance and repair نہیں ہوئی لیکن پھر بھی اللہ کے فضل و کرم سے لوگ وہاں سے گزرتے ہیں تو ایسے لگتا ہے جیسے موٹروے پر جا رہے ہیں لہٰذا قرض اسی لئے لیا جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجلی کے منصوبوں کی بات کریں تو22/22 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ عوام کو یاد ہے لیکن ہم نے صوبہ پنجاب کا پیٹ کاٹ کر اپنی آمدنی سے LNG کے منصوبے لگائے اور دن رات کام ہوا جس کی وجہ سے اذیت ناک لوڈ شیڈنگ اللہ کے فضل و کرم سے نہ صرف زیرو ہو گئی بلکہ بجلی وافر مقدار میں موجود تھی۔ جب "نیا پاکستان اور صاف چلی شفاف چلی" کی گورنمنٹ آئی تو وافر بجلی ہونے کے باوجود بھی لوگوں کو چھ چھ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ملی۔ یہ کیا بات کرتے ہیں اور کس دھڑلے سے جھوٹ بولتے ہیں۔ میں کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال نہیں کروں گا لیکن اللہ تعالیٰ اِن کو ہدایت دے۔ آپ کسی بھی گلی میں جا کر تقریر جھاڑیں تو اگر لوگوں نے آپ کا محاسبہ نہ کیا تو میرا نام بدل دیجئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ڈالر 174 روپے کا ہو گیا ہے، کتنے کا ہو گیا ہے، 174 روپے کا ہو گیا ہے لیکن یہاں سے اب آگے کہاں جانا ہے؟ عمران نیازی صاحب نے کہا تھا کہ جس ملک میں ڈالر بڑھتا ہے، جس ملک میں پٹرول کی قیمتیں بڑھتی ہیں اور جس ملک میں گیس کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو سمجھ لو وزیراعظم چور ہے۔ یہ بات میں نے نہیں کی تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب فیصلہ عوام کی عدالت میں ہونا ہے اور اِنشاءاللہ عوام فیصلہ کرے گی۔ یہ عجیب منطق ہے کہ ہمیں کہا جاتا ہے کہ عالمی سطح پر تیل کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اس لئے آج ہمیں پٹرول کی قیمتیں بڑھانی پڑی ہیں لیکن اِن کا یہ جھوٹ تب ثابت ہو گیا جب انہوں نے کہا تھا کہ ہم petrol levy کو 450۔ارب سے 610۔ارب پر لے کر جائیں گے لہٰذا اُس وقت ہی ان کی نیت میں کھوٹ تھا کیونکہ اِن سے ٹیکسوں کا ہدف جمع نہیں ہو پا رہا تھا۔ انہوں نے بجٹ تقریر میں کہا کہ ہم petrol levy کو 450 سے 610۔ارب پر لے کر جائیں گے۔ میں آج پاکستانی قوم کو بتا دوں۔ ہر دن یہ قوم ساڑھے تیرہ ارب روپے کی مقروض ہو رہی ہے۔یعنی ہر روز ساڑھے تیرہ ارب روپے کا ٹیکہ عوام کو لگ رہا ہے۔ لوگوں کا اس وقت مہنگائی سے بُھرکس نکال دیا گیا ہے ان کے بچے جو مقروض ہو رہے ہیں۔ میں عوامی ذمہ داری ادا کرنا چاہتا ہوں حقائق ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تو 40 فیصد روپے کی devaluation ہو چکی ہے جو کہ کوئی چھوٹی بات ہے؟ ایک روپیہ بڑھ جائے تو اس سے اربوں کھربوں روپے کی قوم اس کی مقروض ہو جاتی ہے۔ میں ساؤتھ پنجاب گیا ہوا تھا کسانوں نے مجھے روک کر کہا آیئے ہمارے حالات دیکھیں، یہ فصلیں ہیں، گھر میں بیمار ماں

ہے، بچے بھوکے ہیں اور دل کرتا ہے کہ ان فصلوں کو آگ لگا دیں کیونکہ یوریا کھاد کی 50 کلو کی بوری14 سو روپے کی ہوتی تھی جو آج18 سو روپے کی ہے جبکہ DAP کھاد کی50 کلو گرام کی بوری جو2017 میں2250 کی ہوتی تھی آج وہ بوری7000 روپے کی ہے۔(شیم شیم)

جناب سپیکر! ہم نے بجلی کے slab rate جو کسانوں کو subsidize دیئے تھے وہ آج ختم ہو گئے ہیں۔IMF کی Dictation سے دوبارہ سے لوگوں پر مہنگائی کا ایک اور عذاب گرانے کی تیاری مکمل ہے۔میں قوم سے بڑے دکھی دل سے کہنا چاہتا ہوں ابھی اور مہنگائی آپ کا انتظار کر رہی ہے کیونکہ ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے والوں کے تین سالہ دور میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جس دن کسی عام آدمی کو سُکھ کا سانس ملا ہو کسی چیز کی مہنگائی میں گراوٹ آئی ہو۔وزیراعظم نے مہنگائی پر اتنے notices لئے ہیں کہ اب عوام نے notices گننا ہی بند کر دیے ہیں کیونکہ ہر notice کے بعد مہنگائی اور بڑھ جاتی ہے۔یہ بھی سُننے کو ملتا ہے کہ مہنگائی بڑھ گئی ہے یہ مافیاز ہیں اور مافیا سے مقابلہ کرنا ہے۔نیازی صاحب! یہ قوم بڑی باشعور ہے جب اربوں روپے کی چینی کا غبن آتا ہے، جب اربوں روپے کے آٹے کا غبن آتا ہے اور یہ بھوکے لوگ اپنے بھوکے بچوں کے ساتھ کابینہ میں ان مافیاز کو آپ کے دائیں بائیں دیکھتے ہیں تو ان کی آنکھوں میں خون اُتر جاتا ہے۔(شیم شیم)

جناب سپیکر! یہ سب آپ کا کیا دھرا ہے اس کی زندہ مثال کیا ہے کہ اپوزیشن سے جب انتقام لیا جا رہا تھا کئی لوگ دو دو سال جیلوں میں رہے اور انہیں اذیتیں سہنی پڑی لیکن اللہ کی ذات بڑی بے نیاز ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔آپ کو بھی میں نے ہائیکورٹ کی سیڑھیوں پر دیکھا اور آپ کو بھی انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔

جناب سپیکر: جی No cross talk

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! یہی تو رونا ہے تین سال سے جھوٹ بولتے ہیں۔بے دھڑک جھوٹ بولتے ہیں جب سچ سُننا پڑتا ہے تو ان سے سچ سُنا ہی نہیں جاتا۔میں صرف مہنگائی پر اپنی توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہوں۔یہ لوگ چور چور کے نعرہ لگاتے تھے آج میں نے یہ جو کالی پٹی باندھی ہوئی ہے۔جب الیکشن ہوئے اس دن بھی ہم نے کہا یہ دھاندلی زدہ الیکشن ہیں۔ہم کالی پٹی باندھ کر آئے حلف لیا اس ملک کی خاطر، اس نظام کی خاطر اور ہم نے پہلے دن مسلم لیگ (ن)

جو سب سے بڑی اپوزیشن جماعت ہے۔ قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شہباز شریف نے اپنی ذات کی بات نہیں کی، کیا بات کی؟ آیئے میثاق معیشت پر بات کرتے ہیں لیکن جو آج ان کے لچھن ہیں کہ چور، ڈاکو اور لٹیرے کے نعرے لگاتے نہیں تھکتے تھے۔ میں بڑا گناہ گار انسان ہوں اور بڑی عاجزی سے کہتا ہوں کہ عزت اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ آج ہائیکورٹ کے فل بنچ کا فیصلہ دیکھ لیں کہ کوئی کرپشن اور money laundering ثابت نہیں ہوئی۔ چھوڑ دیں اس کو National Crime Agency جن کو ان کے احتساب کے آئن سٹائن شہزاد اکبر صاحب نے خط لکھے ہیں وزیر اعظم آفس سے یہ شہباز شریف پیسا چوری کر کے money laundering کر کے برطانیہ لے گیا ہے لہٰذا ان کے خلاف ہر طرح کی enquiry کیجئے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں اور ہاؤس میں بیٹھے سب ساتھی جانتے ہیں کہ برطانیہ ایسا ملک ہے جو کسی کی شکل نہیں دیکھتا۔ یہاں تو کہتے ہیں ہم face نہیں case دیکھتے ہیں وہاں پر تو دیکھتے ہی case ہیں face نہیں دیکھتے۔ 21 ماہ میرے والد اور میرے بھائی کے ذاتی accounts انہوں نے منجمد کئے اور 21 ماہ بعد عدالت میں گئے تو عدالت کا یہ مؤقف تھا ہم نے پوری چھان بین کر لی ہے کوئی money laundering کا ثبوت نہیں ملا اور عدالت نے کہا ہم اس کو set a side کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! عمران نیازی صاحب! آپ نے جو کرنا تھا کر لیا سب کو جیل میں ڈالا اور میں اس ہاؤس کو credit دیتا ہوں کہ پروڈکشن آرڈر پر میں یہاں اسمبلی میں آتا تھا۔ ہمارے اور بھی ساتھی یہاں پر آتے تھے اور پی ٹی آئی کے گرفتار لوگ بھی آتے تھے۔ اپنی بیٹی کو میں اس اسمبلی premises میں ملتا تھا۔ آج تین سال بعد مجھے بتائیں کہ جن جن لوگوں کو انہوں نے جیل میں ڈالا، عدالتوں کے فیصلے آپ کے سامنے ہیں تو وہ جیلوں میں گزارے گئے سال کون واپس کرے گا؟ وہ محرومیاں کون واپس کرے گا؟ یہ تو عوام کو دکھ کے سوا کچھ نہیں دے سکتے انہوں نے کیا کرنا ہے اللہ تعالیٰ reward کرے گا اور اللہ تعالیٰ ان کا محاسبہ کرے گا انشاءاللہ۔ یہ بھی بتا دوں کہ money laundering کا تو حساب ہو گیا ابھی foreign funding case رہتا ہے اور یہ بھی on the floor of the House بتا دوں کہ جب foreign funding case کے کچے چٹھے کھلے تو پھر بولتی بند ہو جائے گی اور انگلیاں مُنہ میں دبا کر آپ کو پچھتاوا کے سوا کچھ نہیں ملے گا انشاءاللہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے یوٹیلٹی سٹورز کھولے جہاں پر چینی مہنگی لی جو کہ یوٹیلٹی سٹورز پر آئی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو یہ کر دیں اور وہ کر دیں۔ قوم نے لائنوں میں لگ کر مہنگی چینی خریدی جس میں بزرگ بھی تھے اور مائیں بھی تھیں۔ گندم کے حوالے سے بات کروں گا کہ یہ صوبہ وافر مقدار میں گندم پیدا کرتا ہے it's an agricultural province and 65 ٪ proceeds come from agriculture اس کو بھی انہوں نے تماشا بنا دیا۔ پہلے گندم export کر دی اور پھر وہی گندم مہنگے داموں import کی جس میں اربوں کا غبن ہے جبکہ لوگوں کو روٹی کے لئے بھی اس حکومت نے ترسایا۔ یہ ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں، جو گندم 2017 میں 35 روپے فی کلو گرام ملتی تھی آج وہی گندم 80 روپے فی کلو گرام مل رہی ہے تو یہ کیا مذاق ہے؟ یہ مذاق نہیں ہے بلکہ یہ ظلم ہے اور اس ظلم کا حساب اللہ تعالیٰ لے گا کیونکہ آپ خدا کی مخلوق کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یوٹیلٹی سٹورز کی بات کر رہا تھا جہاں پر انہوں نے یکمشت 109 روپے فی کلو گرام گھی مہنگا کر دیا جبکہ کوکنگ آئل کی قیمت میں 92 روپے فی کلو گرام یکمشت اضافہ کر دیا۔ انہیں عوام کی کوئی فکر نہیں اور پٹرول کی قیمت بھی یکمشت 10 روپے فی لٹر بڑھا دی یعنی ظلم کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور اُوپر سے ڈھٹائی کے ساتھ اسے protect کرتے ہیں کہ نہیں، یہ ٹھیک ہے اور یہ ٹھیک ہے۔ کوئی بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ حساب لے گا اور یہ پاکستانی قوم بھی حساب لے گی انشاءاللہ۔

جناب سپیکر! سٹیٹ بنک کے imported Governor کی منطق بھی سن لیں، وہ لندن میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ ڈالر کی جو price بڑھی ہے ٹھیک ہے، معاشرے کے طبقوں کو نقصان ہوا ہے لیکن کئی لوگوں کو فائدہ ہوا ہے یعنی جنہیں معیشت کا دُور دُور تک کا پتہ نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کہ 22 کروڑ لوگ کھربوں روپے کے مقروض ہو گئے۔ ڈالر آج 176 روپے کا ہو گیا ہے، تین سالوں کے اندر 70 سال کی مہنگائی کا ریکارڈ ٹوٹ گیا اور چند لاکھ اوورسیز پاکستانی جو ہمارے بھائی ہیں، کو ڈالر مہنگا ہونے کا فائدہ ہوا۔ ایسا imported Governor جسے اتنے اہم عہدے پر لگایا ہوا ہے، اسے ادراک نہیں کہ آج ایک ریڑھی والا، ایک مزدور اور ایک کلرک کس مہنگائی کے عذاب سے گزر رہا ہے اور وہ جلتی پر تیل کا کام کرتا ہے کہ ڈالر بڑھا ہے تو اس سے لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کا

محاسبہ ہونا چاہئے کہ جو آج کمر توڑ مہنگائی پر عوام کی ہمدردی کے لئے دو جھوٹے آنسو نہیں بھی بہا سکتے اور ایسی منطق پیش کر کے عوام کا مذاق اُڑا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جب ڈینگی آیا تو سری لنکا سے master trainers آئے اور تھائی لینڈ سے master trainers آئے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ ڈینگی پہلی مرتبہ یہاں آیا ہے تو ہمیں اندیشہ ہے کہ 27 ہزار لوگ لقمہ اجل بن جائیں گے یعنی فوت ہو جائیں گے۔ میں بالکل حقائق پر بات کر رہا ہوں تو ہمیں رات کو نیند نہیں آتی تھی۔ ہم نے ادارے بنائے اور صبح 6 بجے بشمول میرے شہباز شریف صاحب میٹنگ لیتے تھے۔ گھر گھر سپرے ہوتا تھا۔ جب ڈینگی کا دوسرا سال آیا، اللہ کی ذات بڑی ہے تو وہی سری لنکا اور تھائی لینڈ کے scientists یہاں آئے اور کہا کہ آپ نے ہم سے سیکھا ہے لیکن اب آپ ہمیں سکھائیں کہ آپ نے ڈینگی کا قلع قمع کیسے کیا ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس لوڈ شیڈنگ کا ہم نے خاتمہ کیا تھا، اس لوڈ شیڈنگ کو ان حکمرانوں کی نا اہلی واپس لے آئی۔ اسی طرح جس ڈینگی کا دن رات ہم نے مقابلہ کیا تھا تو آج یہ ڈینگی بھی واپس آیا۔ پنجاب میں 10 ہزار ڈینگی کے cases ہیں جن میں سے 6 ہزار صرف لاہور میں ہیں۔ آج میں ڈان اخبار پڑھ رہا تھا جس میں خبر تھی کہ 522 لوگ ڈینگی کے نئے شکار ہوئے ہیں۔ چونکہ عوام کا معاملہ ہے تو مجھے یاد ہے کہ جب ڈینگی آیا تو یہی موصوف عمران نیازی ہمیں ڈینگی برادرز کے نام سے یاد کرتے تھے۔ یہ مکافات عمل ہے کہ جو جو جھوٹ اور سبز باغ اس شخص نے عوام کو دکھائے آج چوتھے سال میں ایک ایک جھوٹ بے نقاب ہو گیا کیونکہ ایک کروڑ نوکریوں کا میں نے ذکر کر دیا، 50 لاکھ گھروں کا میں نے ذکر کر دیا، میں نے آپ سے 200 ارب ڈالرز واپس لانے کا ذکر کر دیا یعنی ان کا ایک ایک جھوٹ آج بے نقاب ہو گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خوشی سے نہیں کہہ رہا کاش! سچ بولا ہوتا اور آج وہ سچ ثابت ہوتا۔ عوام کے لئے آج کچھ کیا ہوتا کیونکہ میرا ایمان ہے کہ اللہ کے نبی صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اُس وقت تک کسی شخص کو موت نہیں دیتا جب تک اس کا اندر دنیا میں بے نقاب نہیں کر دیتا۔ یہ مکافات عمل ہے اور یہ ہونا ہے۔ ان شاء اللہ ہم عوام کی آواز بنیں گے۔ اس وقت ایک پاکستانی کے طور پر ہم سب پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس بھی عہدے پر ہم

بیٹھے ہیں کہ عوام کی آواز میں آواز ملائیں۔ خدا کی مخلوق ترس رہی ہے کیونکہ اس قاتل مہنگائی نے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ 133 فیصد زیادہ مہنگائی ہوئی ہے۔ چلیں چھوڑیں، ان کی بات کو اگر آپ مان لیں تو ایک renowned paper "The Economist" ہے جس نے 43 ممالک کا مہنگائی کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور ان 43 ممالک میں ہم چوتھے نمبر پر ہیں۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اب مجھے بتائیں کہ کیا Economist کے figures غلط ہیں یا شہزاد اکبر کے figures ٹھیک ہیں جو چار سال قوم سے جھوٹ بولتا رہا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے ہوں یا ہائی کورٹ کے فیصلے ہوں تو وہ خود بولتے ہیں۔ کہاں ہے کرپشن اور کہاں ہے منی لانڈرنگ؟ جو شخص کہتا تھا کہ میں NRO نہیں دوں گا لیکن آج ایوان صدر میں انہوں نے جو آرڈیننس فیکٹری لگائی ہوئی ہے، جب وقت آیا، انسان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کی جو کرتُوت ہوتی ہے کہ میں نے آگے کس چیز کو face کرنا ہے تو آج وہ آرڈیننس کے سہارے لے کر شوگر سکینڈل، آٹا سکینڈل، ہیلی کاپٹر سکینڈل، بی آر ٹی جو چلتی کم ہے اور جلتی زیادہ ہے، میں سب کچھ cover کر کے اپنے آپ کو NRO دے دیا ہے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! یہ NRO اس بُھوکی قوم کو ہضم نہیں ہو رہا اور انشاء اللہ وہ وقت آئے گا کہ اِس NRO کو پاکستانی عوام کے ساتھ مل کے پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کا بڑا احترام کرتا ہوں، آپ سپیکر ہیں، آپ کا بھی احترام ہے آپ بزرگ ہیں۔ جاتے جاتے میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہاں پر آج مہنگائی کے حوالے سے اجلاس ہو رہا ہے۔ بجٹ speech میں جب میں نے تقریر کی تھی تو وہ Live نہیں گئی۔ میں اپنی تقریر کے بارے میں نہیں بلکہ یہاں پر ہر معزز ممبر کے حقوق ہیں لیکن وزیر خزانہ نے جب speech کی تو وہ Live گئی تھی تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جہاں آپ نے یہ نیا جمہوریت کا گھر بنایا، اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا اور اس ہاؤس میں کچھ ایسے بل بھی آئے جو ہم نے متفقہ طور پر منظور کئے۔ ہم نے جمہوری روایات کو آپ کے ساتھ مل کر مزید مضبوط کیا تو میں گزارش کروں گا کہ اس پر بھی notice لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب بلوچستان کی اسمبلی میں کوئی speech ہوتی ہے تو اس کو Live cut ملتا ہے تو یہ بھی اس ہاؤس کے اندر کی مضبوطی اور جمہوری

روایت کو مزید مضبوط کرے گا۔ اس لئے مہربانی فرما کر آپ اس کا کچھ بندوبست کریں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ میں کوئی ایسی بات نہ کروں جس کی وجہ سے یہ لگے کہ میں نے کوئی personal بات کی ہے لیکن میں جاتے جاتے یہ کہہ دوں کہ آج جو پاکستانی قوم کے حالات ہیں، اس معیشت کے حالات ہیں، اس صوبے کے حالات ہیں اگر ان لوگوں نے اب بھی کوئی ہوش کے ناخن نہ لئے، سچ کو نہ سنا اور نوشتہ دیوار نہ پڑھا تو میں دیکھ رہا ہوں کہ پھر اس ملک میں بہت خوف ناک حالات پیدا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو مل کر اس عوام کے لئے کوئی ایسا راستہ تلاش کرنے کی توفیق دے جس سے ہم یہ کہہ سکیں کہ ہم نے اپنی زندگی میں قائداعظم کا خوشحال پاکستان بنایا ہے۔ اسی میں سب کی جیت ہے، اسی میں اس قوم کی جیت ہے اور اسی میں اس قوم کی فلاح ہے۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس ملک کو قائم و دائم رکھے۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "پٹرول مہنگا ہائے ہائے، آٹا مہنگا ہائے ہائے، چینی مہنگی ہائے ہائے کی نعرہ بازی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمزہ صاحب نے جو بات کی کہ لائیو کٹ ہونی چاہئے تو اس حوالے سے راجہ صاحب بتائیں گے کہ یہاں ایسا کیوں نہیں ہو رہا ہے۔ بہر حال ہم اس کو اِنشاء اللہ دیکھتے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ laying of Ordinances پیش کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "مک گیا تیرا شو، گو نیازی گو نیازی" کی نعرہ بازی)

چلیں، بس اب آپ خاموش ہو جائیں تمام حکومتی ممبران نے بڑا تعاون کیا اور اپوزیشن لیڈر کی بڑے آرام سے تقریر سنی ہے اب رہنے دیں باقی کا پروگرام باہر چلا لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے بینر اٹھا کر کھڑے ہو گئے اور مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس (ترمیم) دی پنجاب میڈیکل اور ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I lay the Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is refrred to the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education with the direction to submit its report within two months.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "آٹا چور و جان چھوڑو، پٹرول چور و جان چھوڑو، گھی چور و جان چھوڑو" کی نعرہ بازی)

آرڈیننس (ترمیم) دی راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I lay the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون(ترمیم) جنرل پراویڈنٹ انویسٹمنٹ فنڈ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab General Provident Investment Fund (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab General Provident Investment Fund (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Finance for report within two months.

مسودہ قانون(ترمیم) پنشن فنڈ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker!I introduce the Punjab Pension Fund (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Pension Fund (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Finance for report within two months.

مسودہ قانون(ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Transport for report within two months.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے آکر بیٹھ گئے
اور حکومت کے خلاف مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی سیالکوٹ 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker!I introduce the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021.

MR SPEAKER: The Grand Asian University, Sialkot Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "چاول مہنگا ہائے ہائے،
سبزی مہنگی ہائے ہائے، دال مہنگی ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

Now, we take up the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under

rule 234 of the rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No. 12."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No. 12."

Now, the question is:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No. 12."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹ پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No. 12, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No. 12, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, now, the question is:

“That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No. 12, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 AND 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

”That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill.“

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and TheLong Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): MrSpeaker! I move:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے حکومت کے خلاف مسلسل نعرہ بازی)

مہنگائی پر عام بحث (---جاری)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال بات کریں گے۔ سندھو صاحب! سب نے اپوزیشن لیڈر کی بات بڑے آرام سے سنی ہے اب آپ بھی ان کا جواب سن لیں، کافی ہو گیا ہے۔ آپ تمام کی بڑی اچھی فوٹو آگئی ہے اب بس کریں۔ جی، میاں اسلم اقبال صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔

اے اللہ تعالیٰ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تُجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ صدق اللہ العظیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اور تمام تر تعریفیں اُس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر درود پاک نبی رحمت ﷺ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا۔

جناب سپیکر! بے شک۔ میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے آج کے دن 27 اکتوبر کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کیونکہ آج کا دن ہم کشمیری عوام کے ساتھ یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں۔ اس دن انڈیا نے کشمیر پر ناجائز قبضہ کیا۔ آج کا دن عالمی ضمیر کو بھی جھنجھوڑتا ہے اور کہتا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو ان کا حق خودارادیت دینے کا فیصلہ کیا جائے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی speech جاری رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ ایوان پرائم منسٹر آف پاکستان عمران خان کی جرات کو سلام پیش کرتا ہے کہ جنہوں نے اقوام متحدہ میں کشمیریوں کا نہ صرف کیس لڑا بلکہ بہادری کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر کیا جو کہ آج اپوزیشن میں مودی کے یار بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے تو دیکھا جب مودی گجرات کا چیف منسٹر تھا تو اس نے وہاں پر مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ایک سابق پرائم منسٹر کے گھر شادی کی تقریب ہوتی ہے اور وہاں پر بغیر کسی ویزے کے مودی کو گھر بلایا جاتا ہے اور شادی کی تقریب میں شامل کیا جاتا ہے تو کیا اس وقت یہ مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھ رہے تھے یا ان کے زخموں پر نمک چھڑک رہے تھے؟ آج ان سے پوچھا جائے کہ جب کشمیر کی بات آتی ہے تو تمہارے منہ کو تالے کیوں لگ جاتے ہیں وہ اس لئے لگ جاتے ہیں کیونکہ تمہارے اس میں مفادات ہیں تمہارے بچے متل جو کہ انڈیا کا بزنس مین ہے اس کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں تمہارے تایا ابو مودی انڈیا میں بیٹھ کر مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں، تمہارے دل سے ابھی بھی وہ جاتی امراء کی محبت نہیں نکلتی جو تم وہاں گزار کر آئے تھے یہ پاکستان ہے یہ قربانیاں دے کر بنا ہے۔ یہاں پر ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹی گئیں تب یہ پاکستان بنا ہے۔ سابق پرائم منسٹر نواز شریف نے اور ابھی خواجہ حمزہ شہباز بٹ صاحب نے جو باتیں کی ہیں میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا تھا کہ یہ جو بارڈر کے درمیان لکیر ہے یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی تو یہ لکیر اہمیت رکھتی ہے اور یہ خون کی لکیر ہے یہ بڑی مشکل سے کھینچی گئی ہے اور تمہیں کیا پتا ہو کہ اس کے لئے لاکھوں لوگوں نے قربانیاں دی ہیں؟ میں ایک شعر کہوں گا کہ:

منسوب چراغوں سے اور طرف دار ہوا کے
تم لوگ منافق ہو اور منافق بھی بلا کے

جناب سپیکر! میں آگے چل کر یہ بات بھی کروں گا کہ یہ وہی نااہل نون لیگ ہے جو قومی سلامتی کے اداروں کے خلاف سازش کرکے خبریں باہر کے اخباروں کو دیتی ہے اور ان کے اپنے ادارے جو کہ اس ملک کی سالمیت کے لئے اپنی جانوں کی قربانی دیتے ہیں یہ ان ہی کے خلاف بولتی ہے۔ ان سے پوچھیں کہ ان کی پارٹی کی بنیاد 1985 میں کس طرح رکھی گئی تھی، آج یہ آپ کو نظر آتے ہیں یہ کس دور کی پیداوار ہیں اور یہ کس گملے کی پنیری ہیں؟ انہوں نے اس وقت بھی عوام کے مینڈیٹ پر ڈاکہ ڈالا تھا اور سازشیں کرکے ہر دور میں انہوں نے حکومت کی ہے۔ یہاں پر خواجہ حمزہ شہباز بٹ صاحب نے باتیں کی ہیں میں اس حوالے سے بھی بات کروں گا اور میں ان مہنگائی کے پوائنٹس کی طرف بھی آؤں گا لیکن اس سے پہلے میں یہ بات بھی کروں گا کہ یہ کہتے ہیں

کہ پاکستان کی معیشت بہت خراب ہوگئی ہے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پچھلے تین سالوں سے آپ کی جیبوں کی کوئی معیشت نہیں چلی، آپ نے اس ملک کو دیا کیا ہے؟ آپ کہتے ہو کہ عمران خان صاحب نے قرضے لئے ہیں تو عمران خان نے قرضے تو لینے تھے کیونکہ آپ نے جو قرضے لئے تھے وہ قرضے عمران خان سود سمیت اتار رہا ہے۔ آپ نے جوkickbacksلیں آپ کی پوری دنیا میںpropertiesہیں دنیا کا کوئی حصہ بتادیں کہ جہاں پر ان کیpropertiesنہیں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں غریب آدمی کے لئے بہت درد ہے تو میرے خیال میں وہ درد ان کے پیٹ میں ہے۔ جنہوں نے تمام عمر سرکاری خزانے سے صبح کا ناشتہ، دوپہر کی روٹی اور رات کا کھانا کھایا ہو ان کے پیٹ میں اب درد ہے۔ اب یہ ہمت کرتے اور میری باتیں سنتے کیونکہ ہم نے بھی حوصلے کے ساتھ ان کی باتیں سنی ہیں لہٰذا ان کو بھی چاہئے تھا کہ وہ ادھر بیٹھ کر ہماری باتیں سنتے۔ ان کے گھر میں کبھی چائے بھی سرکاری خزانے کے علاوہ نہیں پکی تو یہ کیا باتیں کریں گے؟ ان کا علاج اور ان کی مراعات دیکھ لیں اور ان کا رہنا سہنا دیکھ لیں اور یہ باتیں کرتے ہیں کہ روز قیامت حساب ہو گا کیوں تہاڈا حساب نئی ہونا، تہاڈے، پاپڑ تے آلو والیاں دے وی پیسے نکل آندے نیں تے کدی نائب قاصداں دے پیسے نکل آندے نیں۔ تہاڈے تے ہر جگہ توں پیسے اُگدے نیں تے اوہ کہندے نیں سانوں انہاں پیسیاں دے بارے نہ پُچّھو۔ اگر اینہاں نو عدالتاں ریلیف دے دیون تے فیر ایہہ کہندے نیں کہ عدالتاں بہت اچھیاں نیں تے اگر عدالتاں ریلیف نہ دیون تے فیر اے ایہہ کہنا شروع کر دیندے نیں کہ نیازی ہمارے پیچھے پے گیا اے تو یہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 33 سال انہوں نے گند کیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ وہ 33 سالہ گند 3 سالوں میں ختم کر دیں تو ہم سب سے بڑا گند صاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تے کُج بھج گئے نیں تے کج رہ گئے نیں تے جیہڑے بھج گئے نیں اونہاں نوں وی لے کے آواں گے جیہڑے ایتھے نیں اینہاں نوں اندر دواں گے تے فیر ایہہ گند صاف ہونا اے۔

جناب سپیکر! یہ کون سا گند ہے۔ ملک کوFATFکے اندر گرے لسٹ میں آپ نے ڈالا ہے، منی لانڈرنگ آپ نے کی، پیسے آپ کے برآمد ہو رہے ہیں پھر اتنی ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں کہ ساڈے تے اکاؤنٹ وچوں کجھ وی نہیں نکلیا، چلو اسیں من لینے آں لیکن جہڑے نکلے

نیں اوہ واپس کر دیئو۔وہ کیسے آ گئے ؟ کسی نے آپ کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دیئے کہتے ہیں کہ ہمارے نہیں ہیں۔اگر تساڈے نہیں تے واپس کر دیئو ؟ واپس کیوں نہیں کر دے ؟ آپ نے اس ملک کو بڑے بڑے زخم دیئے ہیں، آپ نے ہماری آنے والی نسلوں کا مستقبل تباہ کیا ہے، آپ نے یہاں مودی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور اس کی سازش کی line لیتے ہوئے اس ملک کے اندر بجلی کے مہنگے ترین منصوبے لگائے تاکہ آنے والی نسلیں بھگتیں اور آج وہ نسلیں بھگت رہی ہیں۔ آج غریب عوام کو یہ بتانے کی ضرورت تھی کہ آپ IPPs کے کتنے مہنگے پراجیکٹ کر کے گئے ہیں۔آپ بتاتے کہ جو بجلی پانچ روپے میں فی یونٹ پیدا ہونی تھی ہم وہ 25 روپے کی کر کے گئے ہوئے ہیں، capacity charges دینے پڑ رہے ہیں، چلاؤ نہ چلاؤ دینے ہیں۔بٹ صاحب ابھی بڑے معصوم چہرے کے ساتھ فرما رہے تھے کہ چینی چور، میرے پاس یہ لسٹ ہے کہ ان کی کتنی شوگر ملیں ہیں، ان کے رشتے داروں کی کتنی شوگر ملیں ہیں؟ کیا ان کی شوگر ملوں کے اندر چینی 50 روپے فی کلو بکتی ہے اور باقی ملک کے اندر چینی 100 روپے کی ہے ؟ چینی چور تو آپ ہو، مرغی چور آپ ہو، مرغی کا کاروبار آپ کا، دودھ کا کاروبار آپ کا، چینی کا کاروبار آپ کا، انڈے کا کاروبار آپ کا۔کھاد دا کاروبار تساڈا، اوئے کوئی چیز رہن وی دتی جے ؟ اور ہمارے پیٹ میں قوم کا درد ہے۔یہ کونسا درد ہے ؟ درد یہ ہے کہ اس دور میں دیہاڑی نہیں لگ رہی، کمشنیں نہیں آ رہیں، پراجیکٹ نہیں بن رہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قوم کا درد یہ ہے کہ ایہہ بغیر تنخواہ توں کم کرنا پیندا اے اس واسطے پیٹ وچ قوم دا درد اے۔بندہ ان سے پوچھے کہ آپ لوگوں نے کہا کہ قرض اتارو ملک سنوارو، ہم بھی سٹوڈنٹ تھے دیکھ رہے تھے اور پیسے بھی دے رہے تھے، اسانوں کی پتا سی کہ اینہاں پیسیاں نال لندن فلیٹ خریدے ہے نیں۔قرض اتارو ملک سنوارو، انہوں نے قرض بھی اتار دیا ملک بھی سنوار دیا۔قرض اتارو ساڈیاں اولاداں سنوارو۔اولادیں سنور گئیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): انہوں نے بات کی کہ وزیر اعظم چور ہے، یہ بات تو طے ہے کہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت نے کہا کہ نواز شریف چور ہے۔اس

عدالت نے اپنے فیصلے میں مستند مہر لگادی اور مہر لگا کر کہا کہ انہوں نے عدالت کے اندر ہر بات سے، ہر طرح سے، ہر لحاظ سے عدالت کو گمراہ کیا اور آخر پر سزا بھگتی۔کہتے ہیں کہ ہماری انگلینڈ کیا پاکستان میں بھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔اب بتائیں جائیدادوں نے بچے دیئے ہیں؟ اب انگلینڈ میں جو جائیداد ان کی نہیں تھی یہ جا کر انہی فلیٹوں میں رہ رہے ہیں۔کیا یہ قوم کو نہیں پتا کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں؟ ان کے پیٹ میں قوم کا کوئی درد نہیں ہے بلکہ ان کے پیٹ میں ایک چیز کا درد ہے کہ وزیراعظم عمران خان ہے یہی ان کے پیٹ میں درد ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ابھی کہہ رہے تھے جو میں نے پہلے بھی بات کی ہے۔میں نے آپ کو ہائی کورٹ کی سیڑھیوں پر دیکھا تو بندہ ان سے پوچھے کہ کیس کس نے بنائے تھے؟ میں لاہوریا ہوں، لاہور میں رہنے والا ہوں یہ تو اتنے کم ظرف تھے کہ چھوٹے سے مخالف کو بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔جب 2002 سے پہلے آپ کے وزیراعلیٰ بننے کی باری تھی اس وقت نہیں بننے دیا تھا۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! اب تو میں اپنی سیٹ سے بول رہا ہوں کہ ایوان میں کورم نہیں ہے پہلے کورم پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ جا کر حمزہ صاحب سے پوچھیں جو طے کر کے گئے ہیں۔آپ کی بات کوئی بھی نہیں سن رہا اور اجلاس آپ نے بلایا ہے۔آپ بیٹھ کر منسٹر صاحب کی بات سنیں۔میاں صاحب! آپ بات کریں ان کی کوئی آواز نہیں آرہی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! 2002 سے پہلے جب وزیراعلیٰ بننے کی باری آئی، ہم نے اس وقت خود دیکھا کہ یہ بندر بانٹ کس طرح کرتے ہیں۔اب بھی دیکھ لیں کہ اوپر ابا جی لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں اور نیچے بیٹا جی لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، کیا باقی اپوزیشن والے سارے نااہل ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر سے کہیں کہ حمزہ بٹ کو لے کر آئیں۔اس نے وعدہ کیا تھا اور آپ کے حکم کی تعمیل میں سب نے خاموشی سے ان کی بات سنی اور ایک Pin drop silence تھا اور اب یہ وعدہ خلافی کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! انہوں نے بات کی کہ جناب سپیکر میں جب عدالت میں گیا۔

جناب سپیکر: ظہیر صاحب! ان کا گلا خراب ہو جاتا ہے، ہونے دیں۔جی میاں صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ جب میں عدالت میں گیا تو میں مشکل میں تھا اور بیٹی سے ملا۔جب انہوں نے محترمہ بے نظیر اور محترمہ نصرت بھٹو صاحبہ کی گندی تصاویر جہاز سے پورے پنجاب کے اندر پھینکوائیں تھیں۔کیا وہ کسی کی ماں ،بہن، بیٹی نہیں تھیں؟میں آج پیپلز پارٹی والوں سے بھی سوال کرتا ہوں کہ یہ آپ کے ساتھ میثاق جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔وہ میثاق جمہوریت نہیں تھی بلکہ وہ یہ تھا کہ جو میں کھادا اے اوہ مینوں چھڈ دے اور جو توں کھاویں گا میں تینوں چھڈ دیاں گا وہ یہ میثاق جمہوریت تھی۔کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ میثاق معیشت کریں یعنی دو پارٹیوں کے علاوہ تیسری پارٹی بھی آج جائے کہ جناب جو اسیں کھادا اے سانوں چھڈ دیو جو تسیں کھانا اے تسیں وی کھالیناں۔یہ میثاق معیشت ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر:میاں صاحب! اس کو رہنے دیں اور گلا خراب ہونے دیں، آپ اپنی بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):آپ لوگوں کی پاکستان کے اندر کیا stake ہے؟ تایا جی باہر، جائیدادیں باہر، سمدھی باہر، بھتیجے باہر، بھائی باہر، بہنیں باہر، ہر چیز باہر۔اوئے پاکستان وچ تساڈا ہے کی؟صرف اور صرف ایہہ کہ ساڈے پیٹ وچ قوم دا درد اے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!یہ تو اتنے لالچی ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔یہ کہتے ہیں کہ ڈالر بڑھ گیا، پیسے تے تساڈے ای ودھے نیں باہر پئے نہیں۔پیسے تے تساڈے ای ودھے نیں، پاؤنڈ ودھ گئے، ڈالر وی ودھ گئے سارا کجھ ودھ گیا اور تساڈا ای ودھیا اے۔آپ پاکستانی قوم کی بات کرتے ہیں جسے آپ نے 33 سال کے دور حکومت میں ہمیشہ زخم دیئے ہیں، آپ نے اس قوم کو دیا کیا ہے؟

جناب سپیکر!یہ 2018 کے اندر 20 -ارب ڈالر کا current deficit چھوڑ کر گئے تھے اور trade میں 18.50 -ارب ڈالر چھوڑ کر گئے۔ہم اپنے پہلے سال میں اس 20 -ارب ڈالر کو 13-ارب ڈالر تک لے آئے، دوسرے سال 13 -ارب ڈالر سے 7-ارب ڈالر تک لے کر آئے

اور تیسرے سال 7 -ارب ڈالر سے 1.8 -ارب ڈالر تک لے کر آئے۔ یہ سٹیٹ بنک آف پاکستان میں ساڑھے سات ارب ڈالر زر مبادلہ کے ذخائر چھوڑ کر گئے تھے جبکہ آج 27-ارب ڈالر ہیں۔ یہ معیشت کی بات کرتے ہیں۔ ان کی معیشت کا مطلب ان کی جیبیں اور ان کا پیٹ ہے۔ اپنے پیٹ کے علاوہ ان کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اپنی ناک سے آگے ان کو کچھ نظر نہیں آتا۔ ان سے یہ بھی پُوچھیں۔ اوور سیز پاکستانی تو ان پر ویسے ہی اعتماد نہیں کرتے تھے۔ ان کے دورِ حکومت میں اوور سیز پاکستانیوں نے باہر سے 19.2 بلین ڈالرز کی remittances بھیجی تھیں جبکہ ہمارے دورِ حکومت میں تقریباً 29.4 بلین ڈالر کی ترسیلات ملک کے اندر آتی ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپنے دورِ حکومت میں پوری economy کو import based بنا دیا تھا۔ یہ اپنے دورِ حکومت میں ہر چیز باہر سے منگواتے رہے ہیں۔ آج ہماری وفاقی حکومت اور عمران خان صاحب کی حکومت کی پالیسی اس سے مختلف ہے۔ میرے پاس پوری رپورٹ موجود ہے جس سے یہ انکار نہیں کر سکتے۔ ہمارے دورِ حکومت میں سٹیٹ بنک آف پاکستان نے قرضے بھی دیئے ہیں، deferred payments کی ادائیگیاں بھی کی ہیں اور کرونا کے دوران لوگوں کو relief بھی دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے صنعتوں کی revival اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے لئے مختلف اقدامات اُٹھائے ہیں۔ ان کے دورِ حکومت میں 75 فیصد فیکٹریاں اور ملیں بند ہو گئی تھیں۔ میں نے پچھلی مرتبہ عرض کیا تھا کہ ان کے دورِ حکومت میں لوگوں نے اپنی ملیں اور لومیں (کھڈیاں) تول کر فروخت کی تھیں جبکہ آج پاکستان کی صنعتوں میں 9 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ تعمیراتی صنعت میں 8 فیصد اضافہ ہوا ہے، Large Manufacturing Scale کے اندر 9 فیصد اضافہ ہوا ہے، شعبہ زراعت میں 2.8 فیصد اضافہ ہوا ہے، سروسز سیکٹر کے اندر 4.4 فیصد اضافہ ہوا ہے، گاڑیوں کی خریداری میں 54 فیصد اضافہ ہوا ہے، موٹر سائیکل کی خریداری میں 34 فیصد اضافہ ہوا ہے اور ٹریکٹر کی خریداری میں 62 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف بات کر رہے تھے کہ آٹا مہنگا ہو گیا ہے۔ اسی ہاؤس نے کہا تھا اور سفارش کی تھی کہ گندم کی support price زیادہ کی جائے۔ ہم نے گندم کی سپورٹ پرائس زیادہ کی ہے۔ اس کا benefit کس کو ملا ہے؟ اس کا benefit کسان کو ملا ہے اور تقریباً گیارہ سو ارب روپے کسانوں کے پاس گئے ہیں۔ پورے پاکستان کے اندر پنجاب واحد صوبہ ہے کہ جہاں پر آٹے کا

تھیلا گیارہ سو روپے کا ہے۔ان سے پُوچھیں کہ سندھ کے اندر آٹے کا تھیلا کتنے میں مل رہا ہے؟صوبہ سندھ کے اندر آٹے کا یہی تھیلا -/1500روپے میں مل رہا ہے۔یہاں صوبہ پنجاب میں -/90روپے فی کلو چینی مل رہی ہے جبکہ صوبہ سندھ کے اندر -/110روپے فی کلو چینی فروخت ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! ease of doing business کے حوالے سے ہماری حکومت نے بہت زیادہ اقدامات اُٹھائے ہیں۔ان کے دورِ حکومت پاکستان ease of doing business index میں 138 نمبر پر تھا جبکہ آج پاکستان 108 نمبر پر ہے۔ایسا کیوں ہوا ہے؟اس لئے کہ ہم نے اصلاحات کی ہیں۔ہم تو صوبہ پنجاب کے اندر ایسا سسٹم لا رہے ہیں کہ جس کے تحت پنجاب کے اندر کاروبار کرنے کے لئے آپ کو کسی N.O.C کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار انشاءاللہ جلد ہی اس پورٹل کا افتتاح کریں گے۔ہم دبئی ایکسپو میں اس کا آغاز کریں گے۔There is no need of any N.O.C. یعنی اگر کوئی شخص صوبہ پنجاب کے اندر کوئی کاروبار کرنا چاہے گا تو اس کو کسی N.O.C کی ضرورت نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر!دنیا کے بہت سے ادارے مختلف ممالک کی growth کو دیکھتے ہیں ان میں سے ایک ادارے "Moody's" کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں شرح نمو یعنی ترقی کی شرح کا تخمینہ 4.4 فیصد ہے جبکہ ہماری کوشش ہے کہ 5 فیصد شرح نمو کو achieve کریں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو achieve کر کے دکھائیں گے۔ان کے دورِ حکومت کے پانچ سالوں میں نیب نے 16۔ارب روپے کی recovery کی تھی جبکہ ہمارے دورِ حکومت کے تین سالوں میں 200۔ارب روپے سے زیادہ کی recovery ہوئی ہے کیونکہ ہم اداروں کے اُوپر influence نہیں کرتے۔ہم نے پاکستان میں taxation کے نظام کو بہتر کیا ہے۔ہماری حکومت نے ان کی نسبت ایک ہزار ارب روپے زیادہ tax اکٹھا کیا ہے۔اس سال ہم نے تقریباً دو ہزار ارب روپے سے زیادہ tax اکٹھا کرنے کا تخمینہ لگایا ہے۔جب زیادہ ٹیکس اکٹھا ہو گا تو ہم اسے لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کر سکیں گے۔

جناب سپیکر!پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے مختلف projects بنائے ہیں۔میں ان میں سے ایک project کی مثال دوں گا۔یہ construction کے projects کیوں شروع کرتے ہیں؟یہ ایسے projects اس لئے شروع کرتے ہیں کیونکہ ان میں سے انہیں کمیشن ملتے ہیں۔ان کی حکومت نے 27 کلومیٹر کی اورنج ٹرین کو سی پیک کا حصہ قرار دیا۔سابق وزیر اعلیٰ شہباز شریف بٹ

صاحب ہر مہینے چائنا جاتے تھے اور ان سے کہتے تھے کہ اس اورنج ٹرین کے project کو سی پیک کا حصہ بناؤ۔ انہوں نے چائنا میں جا کر یہ نہیں کہا کہ میرا صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے لہٰذا یہاں پر زراعت کے حوالے سے کوئی Special Economic Zone بنایا جائے اور شعبہ زراعت کے حوالے سے آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ کسان کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ انہوں نے چائنا جا کر یہ بات نہیں کی بلکہ انہوں نے کہا کہ آپ سی پیک بنائیں تاکہ ہماری جیب کی پیداوار بڑھ سکے۔ یہ اپنے دورِ حکومت میں صرف اپنی جیب کی پیداوار بڑھانے کے چکر میں رہے ہیں۔ ان کے سارے منصوبے اسی طرح کے ہیں۔ انہوں نے IPPs کے ساتھ مہنگے منصوبے sign کئے۔ ہم نے ان کمپنیوں کے ساتھ renegotiation کرنے کے بعد 604۔ ارب روپے کی بچت کی ہے۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ ہم نے ان agreements کو revise کیا ہے لیکن ایک stage پر آ کر ہمارے ہاتھ بھی بندھ جاتے ہیں کیونکہ جب آپ نے sovereign guarantees کے ساتھ ان IPPs کمپنیوں کے ساتھ agreements کئے ہوئے ہیں تو پھر ہم بھی بے بس ہو جاتے ہیں۔ ہم نے پھر بھی ان IPPs کمپنیوں کے ساتھ negotiation کر کے بجلی کے نرخوں میں کمی کروائی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میرے ہاتھ میں ایک پرانے اخبار کا تراشہ ہے۔ یہ 27 دسمبر 2014 کا اخبار ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ "15 ماہ میں بجلی کی قیمت میں 100 فیصد اضافہ، سبسڈی ختم اور taxes duty کی مجموعی تعداد 14 کر دی گئی ہے"۔ یہ سال 2014 کی بات ہے۔ سابق حکمرانوں سے کوئی بندہ پوچھے کہ آپ اس ملک میں کیا چھوڑ کر گئے تھے؟ آپ خود تو عیاشی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس بڑے بڑے فلیٹ ہیں۔ آپ کے پاس پیسے کی کوئی کمی نہیں ہے۔ آپ نے پاکستان کی غریب عوام کو خُوب نچوڑا ہے۔ آپ نے خُوب کھایا ہے۔ آپ اداروں کو تباہ کر کے چلے گئے ہیں۔ آپ ان سے یہ پوچھ لیں کہ چھانگا مانگا اور میرٹ ہوٹل کی سیاست کے اندر آپ لوگوں نے اس ملک کی معیشت کا دیوالیہ کیوں نکالا ہے؟ آپ نے سیاست دانوں اور بیوروکریٹس کو گندہ کیا ہے۔ آپ نے عوام کے اندر رشوت کو متعارف کروایا ہے۔ آپ نے اداروں کو تباہ کیا ہے۔ ان چیزوں کا خمیازہ آج موجودہ حکومت اور عوام بُھگت رہی ہے۔ وہ غلط کام آپ کر کے گئے جبکہ بُھگت ہم رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ عمران خان نے یہ کیا ہے وہ کیا ہے۔ یہ

غلط کام آپ کر کے گئے تھے جبکہ ان کا خمیازہ ہم بُھگت رہے ہیں۔ عمران خان آپ کے دورِ حکومت میں لئے گئے قرضے خاموشی سے اُتار رہا ہے۔ آپ کی کارگزاریوں کی قیمت ہم چکا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آٹے کی قیمت کے حوالے سے میں نے پہلے بھی بات کی ہے۔ اس ملک کے اندر جہاں گندم کی shortage آئی تو ہم نے وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر کوشش کر کے اپنے صوبے کے لئے فوری طور پر گندم import کی اور پھر اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال ہم نے اپنے کسان کو بہتر قیمت دی تاکہ وہ یہاں پر گندم کی پیداوار بڑھائے اور اس کا ہمارے کسان کو فائدہ ہو، بجائے اس کے کہ ہم گندم import کرنے کے لئے باہر پیسے بھیجیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہم نے شوگر ملز کے لئے موثر قانون سازی کی تاکہ کسان کو بروقت پیسے بھی ملیں، تول بھی پورا ہو، اُن کی کٹوتی بھی نہ ہو اور اس ملک کے اندر نظام بھی صحیح طریقے سے چلے۔ ہم نے سہولت بازاروں کا قیام بھی کیا جو کہ ابھی تک ہے تاکہ غریب عوام کو سستی اشیائے خوردونوش مہیا کی جا سکیں۔ ہم نے ذخیرہ اندوزی کے خلاف proper mechanism بنایا تاکہ کوئی ذخیرہ اندوزی نہ کر سکے۔ اگرچہ اس معاملے میں ہمیں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ قانون سازی کے ذریعے ان تمام معاملات کو بہتر کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آخر پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بڑی محبت کے ساتھ ٹائم بھی دیا اور مجھے موقع فراہم کیا کہ میں اس معزز ایوان میں اپنی حکومت کا موقف بیان کر سکوں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ ملک غلام قاسم ہنجرا کی تحریک التوائے کار ہے وہ اپنی تحریک پڑھیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں داخلے میرٹ کی بجائے پسند اور ناپسند پر کئے جانے سے طلباء میں تشویش

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی

جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تمام کالجز داخلہ بورڈ امتحانات کے حاصل کردہ نمبروں سے بننے والے میرٹ کی بنیاد پر کرتے ہیں اور شروع سے ہی یہی طریقہ رائج ہے مگر اس مرتبہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور نے اپنے طور پر ہی ایف اے / ایف ایس سی / آئی سی ایس وغیرہ میں داخلے میرٹ کی بجائے داخلی ٹیسٹ کے ذریعے کر رہی ہے جو کہ سراسر طلباء کے ساتھ زیادتی ہے اور اس میں بہت سارے طلباء کا حق مارا جا رہا ہے۔ داخلے میرٹ کی بجائے پسند اور ناپسند کی بنیاد پر کئے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے پورے پنجاب کے طلباء میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ چونکہ یہ معاملہ طلباء کے مستقبل کا ہے تو درخواست ہو گی کہ میری اس تحریک کو کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ طلباء میں پائی جانے والی تشویش اور اضطراب کو address کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار ہے میری گزارش ہو گی کہ اُس کو pending فرمادیں۔ میرا ایک Zero Hour بھی ہے اُس کو بھی pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز کی تحریک التوائے کار اور Zero Hour کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، مخدوم سید عثمان محمود!

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> " قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے چنیوٹ کے موضع جات کو گیس فراہمی کے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے چنیوٹ کے موضع جات کو گیس فراہمی کے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے چنیوٹ کے موضع جات کو گیس فراہمی کے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، اب آپ قرارداد پیش کریں۔

چنیوٹ اور پنڈی بھٹیاں کے موضع جات میں گیس کنکشن فراہم کرنے کا مطالبہ

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! شکریہ

"چنیوٹ شہر سے پنڈی بھٹیاں کو سوئی گیس فراہم کرنے کے لئے گیس کے پائپ موضع طالب، موضع جہانیاں، احمد آباد، بستی لس لاوارث، کوٹ حیدر شاہ، کوٹ مرزا، گھڑا، ولانیانوالہ، سادات، ٹبی دلمیر مرادوالہ، کوٹ خیر شاہ، چک 12، ٹھٹھہ کیموکا، دولوالہ سادات اور ساڑوالہ سے گزارا گیا تھا۔ زمین تو ان علاقوں کی استعمال کی گئی لیکن یہاں کے مکینوں کو سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی۔ اب پنڈی بھٹیاں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر درج بالا مواضعات سے ایک اور نیا پائپ گزارا جا رہا ہے لیکن یہاں کے مکین اپنی زمین دینے اور تیار فصلیں برباد کروا کر بھی گیس کی سہولت سے محروم ہیں۔ لٰہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چنیوٹ سے پنڈی بھٹیاں کو گیس دینے کے لئے جن جن

درج بالا مواضعات سے گیس پائپ گزاری جا رہی ہے ان کے مکینوں کو فی الفور گیس کے کنکشن فراہم کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"چنیوٹ شہر سے پنڈی بھٹیاں کو سوئی گیس فراہم کرنے کے لئے گیس کے پائپ موضع طالب، موضع جہانیاں، احمد آباد، بستی لس لاوارث، کوٹ حیدر شاہ، کوٹ مرزا، گھڑا، ولا نیانوالہ، سادات، ٹبی دلمیر مراد والہ، کوٹ خیر شاہ، چک 12، ٹھٹھہ کیموکا، دولو والہ سادات اور ساڑوالہ سے گزارا گیا تھا۔ زمین تو ان علاقوں کی استعمال کی گئی لیکن یہاں کے مکینوں کو سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی۔ اب پنڈی بھٹیاں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر درج بالا مواضعات سے ایک اور نیا پائپ گزارا جا رہا ہے لیکن یہاں کے مکین اپنی زمین دینے اور تیار فصلیں برباد کروا کر بھی گیس کی سہولت سے محروم ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چنیوٹ سے پنڈی بھٹیاں کو گیس دینے کے لئے جن جن درج بالا مواضعات سے گیس پائپ گزاری جا رہی ہے ان کے مکینوں کو فی الفور گیس کے کنکشن فراہم کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"چنیوٹ شہر سے پنڈی بھٹیاں کو سوئی گیس فراہم کرنے کے لئے گیس کے پائپ موضع طالب، موضع جہانیاں، احمد آباد، بستی لس لاوارث، کوٹ حیدر شاہ، کوٹ مرزا، گھڑا، ولا نیانوالہ، سادات، ٹبی دلمیر مراد والہ، کوٹ خیر شاہ، چک 12، ٹھٹھہ کیموکا، دولو والہ سادات اور ساڑوالہ سے گزارا گیا تھا۔ زمین تو ان علاقوں کی استعمال کی گئی لیکن یہاں کے مکینوں کو سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی۔ اب پنڈی بھٹیاں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر درج بالا مواضعات سے ایک اور نیا پائپ گزارا جا رہا ہے لیکن یہاں کے مکین اپنی زمین دینے اور تیار فصلیں برباد کروا کر بھی گیس کی سہولت سے محروم ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چنیوٹ سے پنڈی بھٹیاں کو گیس دینے کے لئے جن جن

درج بالا مواضعات سے گیس پائپ گزاری جارہی ہے ان کے مکینوں کو فی الفور گیس کے کنکشن فراہم کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(81)/2021/2665. Dated: 22nd October, 2021. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, *Speaker*,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Wednesday, October 27, 2021 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: 27th October 2021

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"